REGD No. L. 5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

۲۸ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۶/۱۱ ۲۱ فتح ۱۳۳۶ھ ش ۲۱ دسمبر ۱۹۵۷ء نمبر ۳۰۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ بھی قریب آرہا ہے جس میں حضور کو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ضروری اعلان برائے کارکنان جلسہ

تمام وہ احباب جن کی ڈیوٹی افسر جلسہ سالانہ کی طرف سے لگائی گئی ہے۔ اور جن کے نام ڈیوٹی چارٹ میں شائع ہو چکے ہیں (جملہ ناظمین و نائبین و معاونین) مورخہ ۲۱ دسمبر بروز ہفتہ ۴ بجے شام سے پہلے تعلیم الاسلام کالج میں پہنچ جائیں۔ کالج کے احمدی طلباء جن کا نام ڈیوٹی چارٹ میں شائع نہیں ہوا۔ بجائے سکول کے طلباء نہ آئیں۔ ان کا معائنہ دن کے بارہ بجے سکول میں ہوگا۔ (افسر جلسہ سالانہ)

عربی زبان کو مقبول بنانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم روزمرہ بول چال میں

زیادہ سے زیادہ عام فہم عربی الفاظ استعمال کرنیکی عادت ڈالیں

استقبالیہ تقریب میں گفتگو کے دوران محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ارشاد

ربوہ ۲۰ دسمبر۔ عالمی عدالت انصاف کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل ایک استقبالیہ تقریب میں گفتگو کے دوران اس امر پر زور دیا کہ ہمیں عربی زبان کو جسے دینی نقطہ نگاہ سے بنیادی اہمیت حاصل ہے زیادہ سے زیادہ اپنانے اور اسے مقبول بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ استقبالیہ تقریب آپ کے اعزاز میں احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے منعقد کی گئی تھی جس میں ممبران ایسوسی ایشن کے علاوہ بزرگان سلسلہ ناظر و وکلاء صاحبان اور لائل پور اور سرگودہا کے بعض صحافی حضرات بھی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر مختلف احباب سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے متعدد علمی اور عوامی دلچسپی سے تعلق رکھنے والے بعض موضوعات پر اپنے مخصوص انداز میں روشنی ڈالی اور اس طرح حاضرین کو آپ کے زریں خیالات سے مستفید ہونے کا موقعہ ملا۔

عربی زبان کو مقبول بنانیکا طریق

دوران گفتگو میں جب آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی۔ کہ بعض حلقوں میں نماز اردو میں پڑھنے کا رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ تو آپ نے اس امر کو غیر مستحسن قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ انگریز کا راج ختم ہو چکا ہے پھر بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے انگریزی زبان سے تعلق منقطع کرلینا ممکن نہیں ہے۔ ہم مجبور ہیں کہ ابھی انگریزی کو کسی نہ کسی رنگ میں برقرار رکھیں۔ کیا وہ زبان ہی جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔ اور جسے دینی نقطہ نگاہ سے بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس قابل ہے کہ ہم اس سے اپنا تعلق منقطع کرلیں۔ ہمیں تو چاہیئے کہ ہم عربی زبان کو زیادہ سے زیادہ اپنائیں۔ اور اسے زیادہ سے زیادہ مقبول بنائیں۔ اس کا ایک آسان طریق یہ ہے۔ کہ ہم نے غیر زبانوں کے جو مشکل الفاظ اختیار کر رکھے ہیں۔ حالانکہ ہم میں سے اکثر ان کے صحیح معنے اور مفہوم سے پورے طور پر آشنا بھی نہیں ہوسکتے۔ انہیں ہم ترک کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان کی بجائے اپنی روزمرہ بول چال میں زیادہ سہل عام فہم اور موزوں عربی الفاظ استعمال کرنے کی عادت ڈالیں مثال کے طور پر آپ نے فرمایا عام طور پر ہمارے ہاں کھانے پینے کی دوکانوں کے لئے ہوٹل اور کیفے وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کی بجائے باسانی عربی الفاظ اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ اگر کھانے وغیرہ کی دوکان کے لئے مطعم کا لفظ استعمال کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ اسی طرح ہوائی جہازوں کے اترنے کی جگہ کے لئے ہم نے "ہوائی اڈہ" کا لفظ اختیار کر رکھا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم عربی زبان سے اپنے لگاؤ اور تعلق کی بناء پر اس کے لئے مطار کا عربی لفظ استعمال نہ کریں۔ جو زیادہ سہل اور مختصر ہے۔ اس طرح روزمرہ کی بول چال میں عربی الفاظ کو رواج دینے سے ہم عربی زبان سے اپنے تعلق

پاکستانی مصنوعات کی مانگ

۴ اور دگنا، کو بڑھا سکتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ پاکستانی مصنوعات کو بالعموم دوسرے ملکوں میں پسند کیا جاتا ہے۔ لیکن ان کی مانگ اور کھپت کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ معیار کو برقرار رکھا جائے۔ مال ہمیشہ نمونے کے مطابق بھیجا جائے قیمتوں میں استحکام پیدا کیا جائے۔ اور وعدے کے مطابق اسے غیر ملکی گاہک تک بروقت پہنچنے کا خاص اہتمام کیا جائے۔ آپ نے فرمایا بالخصوص سیالکوٹ کے کھیلوں کے سامان کی دوسرے ملکوں میں کھپت کے بہت روشن امکانات موجود ہیں۔ لیکن ان امکانات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان احتیاطوں پر کما حقہ عمل کرنا ضروری ہے۔ اس ضمن میں آپ نے ملکی مصنوعات میں درجہ بندی کا طریق رائج کرنے کی اہمیت پر بہت زور دیا اور فرمایا کہ درجہ بندی کے نتیجہ میں خراب مال باہر جانے کا امکان ختم ہو جائے گا۔ اور پاکستانی مصنوعات جو اپنی نوعیت اور خواص کے لحاظ سے بیرونی ممالک میں بالعموم پسند کی جاتی ہیں زیادہ وسیع پیمانے پر اپنے لئے مارکیٹ پیدا

ایڈیٹر — روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۵۷ء

خدا تعالیٰ کی بادشاہت

اللہ تعالیٰ کے دو قانون ہیں۔ ایک کو علمی اصطلاح میں تکوینی قانون کہتے ہیں۔ یہ قانون تمام کائنات پر حاوی ہے۔ کائنات کا یہ کارخانہ اس قانون کا پابند ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

لہ اسلم من فی السموٰت والارض طوعاً وکرھاً

(آل عمران ۸۴)

اس میں جمادات نباتات اور حیوانات سب شامل ہیں۔ اس قانون کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً آگ کا کام جلانا ہے۔ وہ اس قانون کی خلاف ورزی نہیں کر سکتی سورج۔ چاند۔ ستارے سب اسی قانون سے کام کر رہے ہیں۔ نباتات اور حیوانات سب اس قانون کے پابند ہیں۔ البتہ حیوانات خاصکر انسانوں میں ایک ایسی قوت ہے جسں کو ہم قوتِ ارادی کہہ سکتے ہیں جو اگرچہ کسی تکوینی اصول کی خلاف ورزی تو نہیں کر سکتی۔ لیکن بعض ذاتی اعمال میں انسانوں کو اختیار دیتی ہے کہ چاہے اپنا عمل ایک طرح کرے یا دوسری طرح۔ مثلاً اسکو اختیار ہے کہ وہ جلتی آگ میں اپنا ہاتھ ڈال دے یا نہ ڈالے کسی دوسرے کی چیز موقعہ ملے تو اٹھالے یا نہ اٹھائے۔ اگرچہ یہ اختیار بھی چاروں طرف سے تکوینی قانون سے جکڑا ہوا ہے اور خواہ یہ کتنا ہی محدود ہے۔ لیکن ہے ضرور یہ اختیار بھی اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے۔ ایک حد تک اللہ تعالیٰ نے انسان کو اجازت دی ہے کہ بعض اعمال میں وہ جونسا طریق چاہے اختیار کرے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک دوسرا قانون بھی... جو اس اختیار کو صحیح طریق پر استعمال کرنے میں راہنمائی کرتا ہے۔ یہ قانون علمی اصطلاح میں تشریعی کہلاتا ہے۔ یہی قانون ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دیتا ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن کریم تشریعی قانون کی مکمل صورت ہے

اگر انسان اپنے اختیار کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے تشریعی قانون کے مطابق استعمال کرے۔ اور اپنے تمام ایسے اعمال کو جو وہ اپنے ارادہ سے کر سکتا ہے۔ اس قانون کا پابند بنالے۔ تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کے دونوں قانونوں کا طوعاً وکرہاً پابند ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح اس پر اللہ تعالیٰ کی بادشاہت ہر جہت سے قائم ہو جاتی ہے۔

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی اسی بادشاہت کو قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یعنے جس طرح وہ کرہاً تکوینی قانون کے پابند ہیں۔ اسی طرح طوعاً وہ اسکے تشریعی قانون کے پابند ہو جائیں۔ قرآن کریم میں جو بار بار یہ آتا ہے ان الحکم الا للہ وہ اسی بادشاہت کے متعلق ہے۔ دوسرے لفظوں میں اگر انسان اللہ تعالیٰ کے تشریعی قانون کو اپنے انفرادی اور اجتماعی اعمال پر حاوی کرلے۔ تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں آجاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نفس مطمئنہ کے لئے تیار کر رکھی ہے۔

جب کوئی اللہ تعالیٰ کا فرستادہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ تو وہ لوگ جو دنیا کی بادشاہت پر قابض ہوتے ہیں خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ اور سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ انہیں دنیاوی اقتدار سے محروم کرکے خود اس پر قابض ہونا چاہتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرعون کا یہ خیال اس طرح بیان کیا گیا ہے

قال اجئتنا لتخرجنا من ارضنا بسحرک یا موسیٰ

اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے بھی کہا گیا کہ گویا وہ قیصر کی حکومت ختم کرکے اپنی حکومت چلانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ کو اس کی وضاحت اس طرح کرنی پڑی کہ قیصر کا سکہ منگوا کر بتایا کہ جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو ادا کرو۔ اور جو اللہ کا حق ہے اس کو ادا کرو۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی جو پیشکش قریش مکہ نے کی۔ اس میں دنیاوی حکمرانی بھی شامل تھی۔

اس سے ظاہر ہے کہ اہل دنیا کو انبیاء علیہم السلام کے اس قول سے کہ وہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیشہ یہ دھوکا ہوتا رہا ہے۔ کہ گویا وہ حکومت کو ان سے چھین لینا چاہتے ہیں۔ اور خود بر سر اقتدار آنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بادشاہ اور حکمران ہمیشہ انبیاء کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اور ان کے ساتھ درباری لوگ اور وہ لوگ جو دنیوی سازوسامان اور طاقت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ جن کو قرآنی اصطلاح میں مترفین کہہ سکتے ہیں۔ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔

ان کے علاوہ بڑے بڑے عہدے رکھنے والے دینی زعماء بھی جو عوام میں طاقت اور سرکار دربار میں عزت وتکریم حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ بھی انبیاءٔ علیہ السلام کے خلاف ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے ذاتی مفادات موجودہ حکومت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ اور وہ نہیں چاہتے۔ کہ عوام پر ان کا قائم شدہ اثر زائل ہو۔

انبیاء علیہم السلام کے علاوہ بھی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید واحیائے دین کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی دنیا پرست یہی سلوک اس وجہ سے کرتے ہیں کہ انہیں ڈر ہوتا ہے کہ ان کی ہر دلعزیزی کہیں ان کے اقتدار کا خاتمہ نہ کر دے چنانچہ اسلامی تاریخ میں کثرت سے ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ بادشاہوں۔ نوابوں اور درباری علماء اور علماء نے علمائے حق کی سخت مخالفت کی ہے انہیں یہی ڈر ہوتا ہے کہ علمائے حق ان کے دنیاوی فوائد جو ان کو حاصل ہوتے ہیں ختم کر دیں گے۔ اور خود اقتدار پر قابض ہو جائیں گے آجکل کی زبان میں یوں کہنا چاہیئے کہ مترفین ان کے اثر ورسوخ سے خوفزدہ ہو کر ان پر ریاست در ریاست قائم کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔ تاکہ حکومت کو ان کے خلاف اکسایا جائے۔ اور نعوذ باللہ انہیں ملیا میٹ کر دیا جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مہدی موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو ایک طرف تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ پر یہ الزام لگاتے تھے۔ کہ آپ نے جہاد کو منسوخ کر دیا ہے۔ دوسری طرف سرکار انگریزی کے پاس یہ چغلی کھائی۔ کہ مرزا نے جو امام مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اس کا ارادہ ہے کہ لوگوں کو اپنے ساتھ لگا کر انگریزوں کو یہاں سے نکال دے۔ اور خود حکومت پر قابض ہو جائے

ایسے الزامات تقریباً تمام اہل اللہ پر اپنے اپنے زمانہ میں لگتے رہے ہیں۔ حالانکہ انبیاءٔ علیہم السلام کی طرح خدا کی بادشاہت قائم کرنے سے ان کا مطلب دنیاوی بادشاہت نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کا مطلب وہ ہوتا ہے جس کی تشریح ہم نے اوپر کی ہے ؎

درخواستہائے دعا

(۱) ہمارے حلقہ کے ایک نہایت ہی مخلص احمدی محمد الدین صاحب اوورسیر کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرے والد صاحب بھی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ ملک منور احمد جاوید گنج مغلپورہ لاہور۔

(۲) زینب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری یوسف علی صاحب میرپور خاص سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعائے صحت فرمائیں۔ اللہ داد نملہ منڈی ڈچکوٹ لائلپور

(۳) میری بچی چند دنوں سے بہت بیمار ہے۔ درویشان قادیان اور احباب کرام اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالرحیم بٹ پریذیڈنٹ جماعت کھیوڑہ

(۴) خاکسار کی اہلیہ کی آنکھیں دو تین ماہ سے خراب چلی آرہی ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خواجہ محمد احمد جڑانوالہ

•—•—•—•

مُسلمانوں کے تہتّر فرقے

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب چغتائی سابق مبلغ سماٹرا و سنگاپور

(۴)

۴۶- اَلْعِنَادِیَۃُ

هم الذين ينكرون حقائق الاشياء ويزعمون انها اوهام وخيالات كالنقوش على الماء" (ص۱۳۶)
عنادیہ فرقہ تمام اشیاء کی حقیقت کا منکر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تمام اشیاء محض وہم اور خیال ہی ہیں جیسے کہ پانی پر نقش"

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ ایسے لوگ جاوا اور سماٹرا میں اب تک بکثرت موجود ہیں۔

۴۷- اَلْعِنْدِیَّۃُ

هم الذين يقولون ان حقائق الاشياء تابعة للاعتقادات حتى ان اعتقدنا الشيء جوهرا فجوهر او عرضا فعرض او قديما فقديم او حادثا فحادث" (ص۱۳۶)
عندیہ گروہ وہ ہے جو کہتے ہیں کہ اشیاء کی حقیقت اعتقادات کے تابع ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر ہم کسی شے کے متعلق اعتقاد کریں کہ وہ جوہر ہے۔ تو وہ جوہر ہوتی ہے اگر عرض خیال کریں تو وہ عرض ہوتی ہے۔ قدیم خیال کریں تو قدیم ہوتی ہے۔ یا حادث خیال کریں تو حادث ہوتی ہے"

۴۸- اَلْغُرَابِیَّۃُ

قوم قالوا: محمد صلى الله عليه وسلم بعلي رضي الله عنه اشبه من الغراب بالغراب والذباب بالذباب فبعث الله جبريل عليه السلام الى علي فغلط جبريل فيلعنون صاحب الريش يعنون جبرائيل" (ص۱۴۱) غرابیہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی سے اس سے بہت مشابہ تھے جتنا کہ ایک کوا دوسرے کوے سے یا ایک مکھی دوسری مکھی سے۔ اللہ تعالےٰ نے جبریل کو حضرت علیؓ کی طرف بھیجا اور وہ غلطی سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا۔ اسی لئے وہ ڈاڑھی والے جبریل پر لعنت بھیجتے ہیں"۔

۴۹- اَلْقَدَرِیَّۃُ

هم الذين يزعمون ان كل عبد خالق لفعله ولا يرون الكفر والمعاصي بتقدير الله تعالى" (ص۱۵۲) قدریہ لوگ خیال رکھتے ہیں کہ ہر ایک انسان خود اپنے فعل کا خالق ہے۔ حتیٰ کہ وہ کفر اور دیگر نافرمانیوں کو بھی تقدیر الٰہی سے نہیں سمجھتے"۔

۵۰- اَلْکَامِلِیَّۃُ

اصحاب ابي كامل يكفرون الصحابة رضي الله هم بترك بيعة علي رضي الله عنه ويكفرون عليا رضي الله عنه بترك طلب الحق" (ص۱۶۰)
کاملیہ گروہ ابو کامل کے پیروکار ہیں وہ تمام صحابہؓ کو کافر قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضرت علیؓ کی بیعت نہیں کی۔ اور پھر وہ خود حضرت علیؓ کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنا حق طلب نہیں کیا"۔

۵۱- اَلْکَعْبِیَّۃُ

هم اصحاب ابي القاسم محمد بن الكعبي كان من معتزلة بغداد قالوا فعل الرب واقع بغير ارادته ولا يرى نفسه ولا غيره الا بمعنى انه يعلمه" (ص۱۶۲) کعبیہ فرقہ ابو القاسم محمد بن الکعبی کے متبعین ہیں وہ بغداد کے معتزلہ میں سے تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کا فعل اس کے ارادہ کے بغیر صادر ہوتا ہے۔ اور وہ نہ اپنی ذات کو دیکھتا ہے اور نہ کسی اور چیز کو ہاں وہ جانتا ہے۔ اور یہی معنے رؤیت کے ہیں"۔

۵۲- اَللَّاأَدْرِیَّۃُ

هم الذين ينكرون العلم بثبوت شيء ولا ثبوته ويزعمون انه شاك وشاك في انه شاك وهلم جرا" (ص۱۶۷)
لاادریہ فرقہ کسی چیز کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کے متعلق علم کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ شک میں ہیں۔ اور اپنے شک کے متعلق بھی شک میں ہیں"۔

۵۳- اَلْمَجْھُوْلِیَّۃُ

مذهبهم كمذهب الحازمية الا انهم قالوا يكفي معرفته تعالى ببعض اسمائه فمن علمه كذلك فهو عارف به مؤمن" (ص۱۸۰)
مجہولیہ کا مذہب حازمیہ کی طرح ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کو پہچاننے کے لئے اس کے بعض اسماء کا جان لینا کافی ہے پس جس نے اسطرح خدا کو پہچان لیا۔ وہ عارف باللہ اور مومن ہے"۔

۵۴- اَلْمُرْجِئَۃُ

قوم يقولون لا يضر مع الايمان معصية كما لا ينفع مع الكفر طاعة" (ص۱۸۲) مرجئہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ گناہ کوئی نقصان نہیں دیتا جیسے کہ کفر کے ساتھ طاعت کوئی فائدہ نہیں دیتی"۔

۵۵- اَلْمُزْدَارِیَّۃُ

هم اصحاب ابي موسى عيسى ابن صبيح المزدار قال الناس قادرون على مثل القران واحسن منه نظما وبلاغة وكفر القائل بقدمه وقال من لازم السلطان كافر لا يورث منه ولا يرث وكذا من قال بخلق الاعمال وبالرؤية كافر ايضا" (ص۱۸۷)
مزداریہ فرقہ کے لوگ ابو موسیٰ عیسےٰ بن صبیح المزدار کے شاگرد ہیں۔ وہ کہتا تھا کہ لوگ قرآن کی مثل لانے پر قادر ہیں بلکہ ترتیب اور بلاغت میں اس سے بہتر بنا سکتے ہیں۔ اور وہ اس شخص کو کافر کہتا تھا۔ جو قرآن کو قدیم کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ کہتا ہے کہ جو شخص بادشاہ کے ملازم رہے۔ وہ کافر ہے۔ وہ مر جائے تو اس کا کوئی وارث نہ ہوگا۔ اور نہ ہی وہ کسی کا وارث ہوگا اسی طرح جو شخص کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ دکھائی دیتا ہے اور کہ انسان اپنے اعمال کا خالق ہے۔ کافر ہے"۔

۵۶- اَلْمُشَبِّھَۃُ

قوم شبهوا الله تعالى بالمخلوقات ومثلوه بالمحدثات" (ص۱۹۲)
مشبہہ وہ قوم ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کو مخلوقات سے مشابہ قرار دیتی ہے"۔

۵۷- اَلْمُعْتَزِلَۃُ

أصحاب واصل بن عطاء الغزالي اعتزل عن مجلس الحسن البصري" (ص۱۹۵) معتزلہ واصل بن عطا غزالی کے ساتھی ہیں۔ جو حسن بصری کی مجلس سے نکل گیا تھا"۔

۵۸- اَلْمُعَمَّرِیَّۃُ

هم اصحاب معمر بن عباد السلمي قالوا ان الله لم يخلق شيئا غير الاجسام واما الاعراض فتخترعها الاجسام اما طبعا كالنار للاحراق واما اختيارا كالحيوان للالوان وقالوا لا يوصف الله تعالى بالقديم لانه يدل على التقدم الزماني والله سبحانه وتعالى ليس بزماني ولا يعلم نفسه والا اتحد العالم والمعلوم وهو ممتنع" (ص۱۹۸)
معمریہ فرقہ کے لوگ معمر بن عباد سلمی کے شاگرد ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اجسام کے علاوہ کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ ہاں اجسام کی صفات خود اجسام پیدا کرتے ہیں۔ خواہ طبعاً جیسے آگ کا جلانا یا اختیاری طور پر جیسے حیوان کے رنگ۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کو قدیم کہنا صحیح نہیں۔ کیونکہ وہ لفظ تقدیم زمانی پر دلالت کرتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ زمانی نہیں ہے نیز وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی ذات کو نہیں جانتا ورنہ جاننے والا اور جس کو جانا گیا ہے متحد ہو جائینگے اور یہ ممتنع ہے"۔

۵۹- اَلْمَعْلُوْمِیَّۃُ

هم كالحازمية الا ان المؤمن عندهم من عرف الله بجميع اسمائه وصفاته ومن لم يعرفه كذلك فهو جاهل لا مؤمن" (ص۱۹۸) معلومیہ فرقہ بیالات میں حازمیہ فرقہ کی طرح ہی ہے۔ ہاں یہ لوگ اس بات کے بھی قائل ہیں۔ کہ مومن وہ ہوتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کو بجمیع اسماء وصفات جانتا ہو۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کو اس طرح نہ جانتا ہو۔ وہ جاہل ہے۔ مومن نہیں ہے"۔

۶۰- اَلْمُغِیْرِیَّۃُ

اصحاب مغيرة بن سعيد العجلي قالوا الله تعالى جسم على صورة انسان من نور على رأسه تاج من نور وقلبه منبع الحكمة" (ص۱۹۹)
مغیریہ مغیرہ بن سعید عجلی کے پیرو ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ انسان کی شکل کا جسم نورانی ہے جس کے سر پر نور کا تاج ہے اور اس کا دل منبع حکمت ہے"۔

۶۱- اَلْمُفَوِّضِیَّہ

قوم قالوا فوّض خلق الدنیا الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ص ۱۹۹) مفوضی لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کا پیدا کرنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا تھا۔

۶۲- اَلْمُکَرَّمِیَّۃ

ھم اصحاب مکرم العجلی قالوا تارک الصلوٰۃ کافر لا لترک الصلوٰۃ بل لجھلہ باللہ تعالیٰ (ص ۲۰۳)

مکرمیہ فرقہ مکرم عجلی کے متبع ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نماز کا ترک کرنے والا کافر ہے۔ لیکن ترک نماز کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے جاہل ہے۔

۶۳- اَلْمَلَامِیَّۃ

"ھم الذین لم یظھروا ما فی بواطنھم علی ظواھرھم وھم یجتھدون فی تحقیق کمال الاخلاص ویضعون الامور مواضعھا حسبما تقرر فی عرصۃ الغیب فلا یخالف ارادتھم وعلمھم ارادۃ الحق تعالیٰ وعلمہ ولا ینفون الاسباب الا فی محل یقتضی نفیھا ولا یثبتونھا الا فی محل یقتضی ثبوتھا فان من رفع السبب من موضع اثبتہ واضعہ فیہ فقد سفہ وجھل قدرہ ومن اعتمد علیہ فی موضع نفاہ فقد اشرک والحد وھولاء ھم الذین جاء فی حقھم اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری" (ص ۱۶۶)

ملامیہ وہ لوگ ہیں جو اپنے باطن کو ظاہر نہیں کرتے۔ وہ اخلاص کے کمال پر کوشاں رہتے ہیں اور وہ تمام امور کو اپنی جگہ پر رکھتے ہیں۔ پس ان کا ارادہ اور علم خدا تعالیٰ کے ارادے اور علم سے نہیں ٹکراتا اور وہ اسباب کی نفی نہیں کرتے جب تک کہ موقع ان کے اثبات کا مقتضی نہ ہو۔ اور نہ ہی وہ اسباب کا اثبات کرتے ہیں جب تک کہ موقع ان کے اثبات کا مقتضی نہ ہو۔ کیونکہ جو شخص اسباب کو اپنی جگہ ترک کرتا ہے جہاں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں رکھا ہے تو وہ اپنی جہالت کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اور جو شخص اسباب پر اس موقع پر اعتماد کرتا ہے جہاں خدا تعالیٰ نے ان کی نفی کی ہے تو وہ یقیناً شرک اور الحاد کا مرتکب ہوتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے حق میں آیا ہے کہ میرے اولیاء میری چادر کے نیچے ہیں۔ انہیں کوئی دوسرا نہیں پہچانتا۔

۶۴- اَلْمَنْصُوْرِیَّۃ

ھم اصحاب ابی منصور العجلی قالوا الرسل لا تنقطع ابدا والجنۃ رجل امرنا بموالاتہ وھو الامام والنار رجل امرنا ببغضہ وھو ضد الامام وخصمہ کابی بکر وعمر رضی اللہ عنھما (ص ۲۱۰)

منصوریہ گروہ ابو منصور عجلی کا پیرو ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسولوں کا سلسلہ (خواہ وہ شرعی ہی ہوں) منقطع نہیں ہوگا اور جنت ایک مرد ہے جس کی دوستی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے یعنی امام اور دوزخ ایک مرد ہے جس کی دشمنی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے یعنی وہ جو امام حق کے خلاف ہو جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

روحانی امامت کیلئے بَسْطَۃٌ فِی الْعِلْم کی قوت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تیسری قوت بَسْطَۃٌ فِی الْعِلْم ہے جو امامت کے لئے ضروری اور اس کا خاصہ لازمی ہے چونکہ امامت کا مفہوم تمام حقائق اور معارف اور لوازم محبت اور صدق اور وفا میں آگے بڑھنے کو چاہتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے تمام دوسرے قویٰ کو اسی خدمت میں لگا دیتا ہے اور رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا کی دعا میں ہردم مشغول رہتا ہے اور پہلے سے اس کے مدارک اور حواس ان امور کے لئے جوہر قابل ہوتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے علوم الٰہیہ میں اس کو بَسْطَۃٌ عنایت کی جاتی ہے۔ اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو۔ اس کی رائے صائب اور دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ علوم حقہ کے جاننے میں نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ اور وہ نور ان چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ پس جس طرح مرغی انڈوں کو اپنے پروں کے نیچے دکھ کر اپنے جوہر ان کے اندر پہنچا دیتی ہے۔ اسی طرح یہ شخص اپنے علوم روحانیہ سے صحبت یابوں کو علمی رنگ سے رنگین کرتا رہتا ہے۔ اور یقین اور معرفت میں بڑھاتا جاتا ہے"!

نیز فرماتے ہیں:۔

"سو امام الزمان کے مخالفوں اور عام سالکوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں۔ طبابت کی رُو سے بھی ہیئت کی رُو سے بھی۔ طبعی کی رُو سے بھی۔ جغرافیہ کی رُو سے بھی اور کتب مسلمہ کی رُو سے بھی اور عقلی بناء پر بھی اور نقلی بناء پر بھی۔ اور امام الزمان حامی بیضۂ اسلام کہلاتا ہے۔ اور اس باغ کا خدا تعالیٰ کی طرف سے باغبان ٹھہرایا جاتا ہے اور اس پر فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک اعتراض کو دور کرے"۔

احباب جماعت! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کو خود بھی پڑھیں۔ اور دوسرے احباب کو بھی پڑھوائیں اور دیکھیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ میں روحانی امامت کے اوصاف کیسے نمود طور پر موجود ہیں۔ جلسہ سالانہ قریب ہے۔ اس موقعہ پر حضور کے قرآنی معارف اور روح پرور تقاریر سنیں۔ اور طالبان حق اپنی پیاس بجھائیں۔

ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے نظیر کتاب براہین احمدیہ چہار حصص مع انڈکس اور کلید تذکرہ جلسہ سالانہ پر دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ متصل دفتر نظارت علیا سے طلب کریں۔

مینجنگ ڈائریکٹر۔ ربوہ

قول بلیغ

"النبوۃ فی الاسلام" اور "قول سدید" کے جواب میں غیر مبایعین پر مسئلہ نبوت میں اتمام حجت کرنے والی مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل سلسلہ احمدیہ کی لاجواب تازہ تصنیف ہے جو جلسہ سالانہ پر ہر ایک بک سٹال سے مل سکے گی

تقرر جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح کو تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ منظور کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

سلسلہ کتب اسلام کی پہلی تا پانچویں کتاب

اس میں نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ ضروری مسائل کی تفصیل ہی نہیں بلکہ انبیائے کرام کے حالات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات زندگی۔ حضورؐ کے خلفائے اربعہ کے حالات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات آپ کے دونوں خلیفوں کے حالات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ یہ نہایت ہی پر از معلومات اور دلچسپ پانچ کتابیں صرف دو روپے میں خریدیئے۔ ملنے کا پتہ **احمدیہ کتابستان۔ ربوہ**

قرآن کریم اور انسان کی فضائی تسخیر

(از مکرم ملک مبارک احمد صاحب فاضل لیکچرار جامعہ احمدیہ)

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

(الرحمٰن)

دنیا اس وقت ایٹمی ہتھیاروں کی خطرناک دوڑ کے ایک خوفناک مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ ایٹمی طاقت سے چلنے والے عظیم راکٹ چاند تک پہنچنے کے واہمے کو حقیقت کے قریب کر چکے ہیں۔ انسان کے بنائے ہوئے سیارے آسمانی فضا کی بلندیوں میں گردش کر رہے ہیں۔ غرضیکہ غیر معلوم کو معلوم کرنے کا شوق انتہاء تک پہنچ چکا ہے۔ اور آسمانی بلندیوں کو فتح کرنے کی ہوس انسان کو اپنے سے باہر کر رہی ہے۔ ایک طرف مادیت و الحاد کا یہ طوفان ہے۔ جو آسمانی تسخیر کے لئے امڈا چلا آ رہا ہے۔ اور دوسری طرف روحانی قدروں پر ایمان رکھنے والے کچھ لوگ ایمان و یقین کی چٹان پر کھڑے دجال کی اس شعبدہ بازی پر ہنستے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ کہ وہ اپنی ایجادات کے برتے پر الوہیت کا دعویٰ کرے گا۔ لیکن نظام کائنات کے خالق و مقتدر خدا نے اس معاملے کو یہیں نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ مذکورہ بالا آیت میں روحانی اور مادی نظام کی کشمکش کا ذکر کرتے ہوئے مادی طاقتوں کو ایک چیلنج دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ یا معشر الجن والانس کہ اے آہنی پردوں کے پیچھے رہنے والو اور اے جمہوریت و انسانیت کے دعویدارو! یہ کان کھول کر سن لو۔ (ان استطعتم أن تنفذوا من أقطار السمٰوٰت والأرض) کہ اگر تم میں طاقت ہے کہ تم اپنی ایجادات کے ذریعے زمین اور دیگر سیاروں کے دائرہ ہائے کشش سے آزاد ہو کر اس طور پر انہیں چیرتے ہوئے نکل جاؤ۔ کہ تم پر درمیانی طبقات کی خطرناک شعاعوں کا کوئی اثر نہ ہو۔ (فانفذوا) تو پھر ہم تمہاری علمی ترقی میں کوئی روک نہیں بننا چاہتے۔ تم بے شک ایسا کر کے دیکھ لو (لا تنفذون الا بسلطان) لیکن تم یہ بات یاد رکھو کہ تم جب بھی اور جتنی بھی کامیابی حاصل کرو گے۔ اس کے ساتھ تمہیں اللہ تعالیٰ کی غیر محدود طاقت و قدرت کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ اور اس عظیم قدرت کا ہاتھ ہمیشہ تمہارے اوپر ہی ہو گا (فبأی آلاء ربکما تکذبان) پس جس خدا نے تمہارے اندر علمی ترقی کی اتنی طاقتیں رکھی ہیں۔ اور تمہاری مادی ترقی کے اتنے سامان پیدا کئے ہیں۔ تو تم اس کی اس عظیم الشان نعمت و احسان کی ناشکری کیونکر کر سکتے ہو۔

لغوی تشریح:۔ مذکورہ بالا معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف دو لفظ لغوی تشریح کے محتاج ہیں۔ اول:۔ تنفذوا میں "نفوذ" کا لفظ جس کے معنے لغوی لحاظ سے کسی چیز سے پار نکل جانے کے ہیں چنانچہ لکھا ہے۔ نَفَذَ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ کہ تیر نشانے سے پار ہو گیا۔ اور یہ اس وقت کہتے ہیں۔ جبکہ تیر کا اگلا سرا نشانے سے پار ہو جائے اور اس کا باقی حصہ نشانے کے اندر ہی رہے (اقرب) اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان کلی طور پر زمین سے بے نیاز ہو کر فضاء کو نہیں چیر سکتا ہے۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ اس کا تعلق زمین سے قائم ہو۔ دوم لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ میں باء ہے۔ جو مصاحبت یعنی ساتھ ساتھ رہنے کے معنے بھی دیتی ہے۔ اس لحاظ سے اس ٹکڑے کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ جتنی جتنی ترقی بھی تم کرتے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کا غلبہ اور قدرت بھی تمہارے ساتھ ساتھ چلتے جائیں گے۔ یعنی جہاں بھی تم جاؤ گے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت و سطوت کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں ہو گا۔

پس اس آیت سے یہ مراد لیا جا سکتا ہے۔ کہ انسان کے لئے ترقی کی تمام راہیں کھلی ہیں۔ لیکن ان طاقتوں اور وسائل سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے کبھی بھی یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ کہے کہ میں نے سب کچھ معلوم کر لیا ہے بلکہ اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و سلطان کے اعتراف کے نتیجہ میں اس پر ایمان لائے اور اس کی ان نعمتوں کی ناشکری اور تکذیب نہ کرے۔ اسی طرح اس آیت میں جہاں مومنوں کی مایوسی کی سی حالت کو دور کرتے ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں مطمئن کیا گیا ہے۔ وہاں مادی طاقتوں کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر تم نے اپنی علمی ترقی پر گھمنڈ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے تسلط و قدرت کا انکار کیا اور باوجود اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے اعتراف شکست کے تم الحاد و مادیت کی رو میں بہتے چلے گئے۔ تو پھر اس اتمام حجت کے بعد تمہاری آخری اور مکمل تباہی یقینی ہے۔ جیسے اس سے اگلی آیت ہی میں فرماتا ہے۔ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ کہ تم پر بلندی پر سے آگ کا ایک بے دود شعلہ چھوڑا جائے گا۔ اور پیتل یا لوہے کے چنگارے تم پر پھینکے جائیں گے۔ اور یاد رکھو کہ تم اس مکمل تباہی سے بچنے کے لئے کوئی بھی انتظامی یا جوابی کارروائی نہیں کر سکو گے۔

اَرْسَلَ عَلَیْہِ کے معنے کسی چیز کو بلندی سے کسی پر گرانے یا چھوڑنے کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح شواظ کے معنے لهب لا دخان فيه (اقرب) یعنی بے دود شعلہ کے ہیں اور انتصر کے معنے ہیں۔ کسی نے انتقامی یا جوابی کارروائی کی۔

پس اس دوسری آیت سے یہ مراد لیا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں آخری جنگ کے ہتھیار راکٹ وغیرہ کے استعمال ان کی ماہیت اور ان کے پیدا کردہ تباہ کن نتائج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اول یہ کہ وہ آخری جنگ فضا پر سے لڑی جائیگی اور اس میں ایسے ہتھیار استعمال کئے جائیں گے۔ جو بلندی سے پھینکے جائیں گے۔ دوم وہ ہتھیار بے دود شعلوں یعنی ایسے راکٹ کی صورت میں ہوں گے جو ایٹمی قوت سے کام کرنے والے ہونگے اور ان کے ایندھن میں کسی قسم کی دھواں پیدا کرنیوالی کثافت نہ ہوگی۔ سوم یہ کہ یہ جنگ اتنی ہولناک ہوگی کہ اس کی تباہی سے بچنے کے لئے کوئی بھی کوشش کارگر ثابت نہ ہوگی۔

غرض سورہ رحمٰن کا یہ سارا رکوع موجودہ دور ترقی کے انتہا تک پہنچنے اور پھر اس انتہا کے بعد اس آخری زوال کے ذکر پر مشتمل ہے۔ جو جن و انس یعنی کمیونسٹ اور اینگلو امریکن بلاک کے اقدام کے نتیجہ میں ظاہر ہو گا۔

آخر میں یہ اہم سوال باقی رہ جاتا ہے کہ کیا قرآن کریم کی رو سے چاند تک پہنچنا ممکن ہے؟ سو جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے علمی ترقی کے لحاظ سے انسان پر کوئی پابندی عائد نہیں کی بلکہ مذکورہ بالا پہلی آیت میں فَانْفُذُوْا کہہ کر انسان کو ناممکن سے ناممکن علمی تجربات کی بھی اجازت دی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان حیرت انگیز علمی صلاحیتوں کا مدار انسانی بقا پر ہے پس ان تجربات کے جس مرحلے میں بھی انسانی زندگی خاتمے سے دوچار ہو گی وہیں انسان کی بلند پروازی بھی ختم ہو جائیگی اور اسی مرحلے پر انسان کو اللہ تعالیٰ کے سلطان یعنی قوت و اقتدار کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ علاوہ ازیں اگر سائنسدانوں کی آراء کو بھی دیکھا جائے۔ تو وہ اس بات پر متفق نظر آتے ہیں۔ کہ فضائی بلندیوں کے اوپر کے طبقات میں زمینی لوازمات زندگی کے بغیر انسان کی بقا محال ہے۔ زمینی ہوا یعنی آکسیجن کو ان میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان چاند تک پہنچنے میں کامیاب بھی ہو جائے۔ تو بھی زندگی کے بنیادی لوازمات موجود نہ ہونے کی وجہ سے وہ وہاں اپنی بقا کو قائم نہیں رکھ سکے گا۔ اور اس صورت میں اس کی موت یقینی ہو گی۔ بالفاظ دیگر جب تک زمین کی ہوا غذا اور دیگر ضروریات زندگی کا ایک نہ ختم ہونے والا ذخیرہ یا یوں کہیں کہ زمین کا ایک حصہ وہاں نہ پہنچا یا جائے۔ اس وقت تک چاند تک پہنچ کر زندہ رہنے کے خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکیں گے۔ اور اس نہ ختم ہونیوالے ذخیرے یا زمین کے ایک حصے کو وہاں پہنچانے کا کام اگر تمام حکومتیں مل جائیں۔ اور زمینی انتظامات کو معطل کر کے صرف اسی مہم پر لگ جائیں۔ تب بھی نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ یہ امر یقینی ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد موجودہ تجربات کے بے پناہ اخراجات سے تنگ آ کر اور ان کے مقابلہ میں بالکل موہوم اور غیر ممکن سے فائدے کو دیکھتے ہوئے حکومتیں خود بخود اس کام سے دستبردار ہو جائیں۔ اسی طرح قرآن کریم کے دوسرے مقامات پر بھی اس امر کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بنی آدم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ فیھا تحیون وفیھا تموتون

(باقی صفحہ ۸ پر)

انصار اللہ کے تین چندے

چندہ ماہوار:۔ ماہوار آمد پر ½ پائی فی روپیہ کے حساب سے بشرطیکہ ۲؍ ماہوار سے کم نہ ہو۔

چندہ سالانہ اجتماع:۔ ۲؍ سالانہ یا ۲؍ ماہوار فی کس

چندہ تعمیر: جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ ان سے ۱۰۰/- فی کس اور باقی ہر رکن سے ایک روپیہ سالانہ۔

انصار اللہ کے لئے جو چندے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کی شرح اس قدر قلیل ہے۔ کہ ہر رکن بہت آسانی کے ساتھ ان کی ادائیگی کر سکتا ہے۔ انصار اللہ کا مالی سال ختم ہو چکا ہے بلکہ ان کو دو ماہ اور بھی زائد مل گئے ہیں۔ اسلئے جن مجالس کے ذمہ بقایا ہو۔ وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخابات

اس سے قبل بذریعہ خطوط اور بذریعہ الفضل مجالس خدام الاحمدیہ کو بار بار توجہ دلائی جا چکی ہے کہ سال رواں کے لئے عہدہ داران کا انتخاب جلد تر کر لیا جائے۔ یہ انتخاب اپریل ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس وقت تک قریباً ایک چوتھائی مجالس کی طرف سے انتخابات کی رپورٹ ملی ہے۔ بقیہ مجالس نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں دی

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین سے اور قائدین اضلاع و علاقائی سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس اصولی بات کی طرف توجہ فرمائیں اور جہاں جہاں سال رواں کے لئے عہدیداران کے انتخاب نہیں ہوئے۔ وہاں جلد تر انتخاب مکمل کرائیں۔ کیونکہ مجالس کے انتخابات کے بعد ہی قائدین اضلاع اور علاقائی کے انتخابات کئے جا سکتے ہیں۔

بہت دیر ہو چکی ہے سال رواں میں سے دو ماہ گذر چکے ہیں۔ اس وقت تک تو یہ ساری کارروائی ختم ہو جانی چاہیئے تھی۔ جن مجالس نے اپنے قائد کو ہی ابھی تک منتخب نہیں کیا۔ ان سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کے پروگرام کے ماتحت کوئی مفید کام کر رہے ہوں گے۔ آئندہ ایسی مجالس کے نام اخبار میں شائع کر دیئے جاوینگے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تمام مجالس انصار اللہ رپورٹ کارگزاری بھجوایا کریں

تمام مجالس انصار اللہ سے استدعا ہے کہ وہ ہر ماہ کے آخر پر رپورٹ کارگزاری دفتر میں بھجوایا کریں۔ بغیر رپورٹ کے خواہ مجالس میں کتنا ہی کام کیوں نہ ہو رہا ہو۔ مرکز کو ان کے کام کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ امید ہے کہ مجالس تعاون فرما کر مشکور فرمائیں گی۔

(نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کے وظائف

امسال پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کے سلسلہ میں ایک وظیفہ ضلع کیمبلپور کے طلباء کے لئے مخصوص ہے۔ یہ وظیفہ ضلع کیمبلپور کے دیہاتی حلقہ کے نادار و نگر لائق اور مستحق طالبعلم کو دیا جائے گا۔ وظیفہ دو سالہ ڈگری کلاسز بی اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل بی۔ بی ٹی کے لئے جاری ہو گا۔ ضلع کیمبلپور کے ایسے طلباء جنہوں نے فرسٹ کلاس یا اچھی سیکنڈ کلاس میں ایف ۔ اے یا بی اے پاس کیا ہو۔ وہ امیر ضلع کی رپورٹ اور سفارش کے ساتھ درخواستیں نظارت تعلیم میں بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

تمام احباب جماعت کیلئے ایک ضروری اعلان

برادران! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹؍ نومبر ۱۹۵۶ء میں جو اخبار الفضل مورخہ ۵؍ دسمبر ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا ہے احباب جماعت کو کثرت کے ساتھ جلسہ سالانہ پر آنے کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور پہلے بھی بعض دفعہ اس غرض کے لئے ارشاد فرماتے رہے ہیں۔ اور زائرین جلسہ کی تعداد لگاتار بڑھتی رہی ہے۔ لیکن اس مرتبہ جس طریق پر حضور نے جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تحریک فرمائی ہے۔ اس کے نتیجہ میں امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں احباب جلسہ سالانہ میں شرکت کریں گے۔ اور خرچ بھی پہلے سے بہت زیادہ اٹھیگا۔

اس لئے میں تمام کارکنان مال سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں اور چندہ جلسہ سالانہ پوری شرح پر تمام احباب سے وصول کرنے کا انتظام کریں۔ ابھی تک کئی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کی وصولی نہایت ہی غیر تسلی بخش ہے۔ جماعتوں کے امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کو علیحدہ خطوط کے ذریعہ توجہ دلائی جا رہی ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ ہر احمدی دوست سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ نہ صرف اپنا چندہ جلسہ سالانہ ادا کرے۔ بلکہ اس امر کی بھی تسلی کرے کہ اس کی جماعت میں باقی احباب نے بھی چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے اور اگر کسی دوست نے ابھی تک اس چندہ کی پوری ادائیگی نہ کی ہو۔ تو اس سے وصولی کرنے کے لئے کارکنان کا ہاتھ بٹائیں تا جلسہ کا خرچ پورا ہو سکے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دنیاوی امور سے محبت کرنے کا انجام

فرمایا:۔ ومنھم من عٰھد اللہ لئن اٰتنا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصٰلحین۔ فلما اٰتٰھم من فضلہ بخلوا بہ وتولوا وھم معرضون فاعقبھم نفاقاً فی قلوبھم الی یوم یلقونہ بما اخلفوا اللہ ما وعدوہ وبما کانوا یکذبون (سورہ توبہ)

فرمایا:۔

اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے عہد کیا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں مال و دولت دے۔ تو ہم ضرور صدقہ و خیرات کریں گے۔ اور ہم ضرور نیکوں میں سے ہوں گے۔ مگر جب اس نے ان کو اپنے فضل سے مال دیا۔ تو انہوں نے بخل کیا۔ اور اپنے عہد سے پھر گئے اور وہ نیکی سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ پس اس کے نتیجہ میں اللہ نے ان کے دلوں میں اس سے ملاقات کرنے کے دن تک نفاق ڈال دیا۔ کیونکہ انہوں نے اس عہد کے جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا خلاف فعل کیا۔ اور وہ جھوٹ بولتے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو کسی نے ثعلبہ نامی انصاری کو جا کر پتہ دیا۔ کہ بدبخت یہ آیات تمہارے متعلق نازل ہوئی ہیں۔

یاد رہے کہ ثعلبہ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے طفیل بہت مال دیا تھا۔ اور اس نے عہد کیا تھا۔ کہ اگر اللہ اسے مال دے تو وہ حقداروں کے حق ادا کریگا مگر جب اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا۔ تو وہ اپنے عہد سے پھر گیا۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔

یہ خبر سنکر ثعلبہ بھاگا ہوا آنحضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور زکوٰۃ پیش کی مگر آنحضور صلعم نے لینے سے انکار کر دیا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تین خلفاء میں سے کسی نے بھی اس سے زکوٰۃ قبول نہ کی ہو۔ آخر یہ شخص تیسرے خلیفہ کے زمانہ میں مر گیا۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا:۔ میری والدہ صاحبہ دو اڑھائی ماہ سے ضعف دل اور تبخیر کیوجہ سے بیمار ہیں اور بعض اوقات بے حواس بھی ہو جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ دماغ میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

محمد یونس دوا ایمن ربوہ

یہ صاحب کون ہیں؟ ایک صاحب اپنے پوسٹ کارڈ میں لکھتے ہیں کہ میں نے ریویو آف ریلیجنز اور مسجد کے لئے چندہ بھیجا تھا۔ لیکن رسالہ آپ کی طرف سے موصول نہیں ہوا۔ رسالہ جاری فرما کر مشکور فرماویں۔ مگر اپنا پتہ لکھنا بھول گئے۔ اسلئے دفتر تعمیل سے معذور ہے۔ وہ صاحب لکھیں کہ انہوں نے کتنا چندہ بھیجا اور اپنا پورا پتہ بھی لکھیں تاکہ تعمیل کی جا سکے

(مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز)

بھارت نے اس سال برطانیہ سے ایک ارب ۲۳ کروڑ کی مالیت کا جنگی سامان منگوایا
پچھلے سال ۴۷ کروڑ ۲۹ لاکھ کا سامان منگایا گیا تھا

نئی دہلی ۱۹ دسمبر۔ بھارت کی حکومت نے سرکاری طور پر اعتراف کر لیا ہے کہ بھارت نے فوجی اغراض کے لئے استعمال ہونے والے سامان کی دوسرے ملکوں سے درآمد بہت بڑھا دی ہے اور پچھلے سال کی نسبت اب اس کی مقدار اور مالیت تین گنا تک پہنچ گئی ہے۔

کل بھارتی پارلیمنٹ میں ایک رکن نے دریافت کیا کہ برطانیہ سے بھارت کے لئے دفاعی سامان کی درآمد کس قدر ہے اور اس کی مالیت کیا ہے۔ نیز پچھلے سال کے اعداد و شمار پیش کر کے بتایا جائے کہ اب اس کی مقدار زیادہ ہوگئی ہے یا کم اس کے جواب میں نائب وزیر دفاع سردار سرجیت سنگھ مجیٹھیہ نے تحریری بیان دیتے ہوئے کہا کہ بھارت نے اس سال میں صرف ایک ملک برطانیہ کو فوجی سامان مہیا کرنے کے لئے جو آرڈر دیئے ہیں ان کی مقدار مالیت پچھلے سال سے تین گنا ہو گئی ہے۔

وزیر موصوف نے بتایا کہ پچھلے سال بھارت نے برطانیہ کو فوجی سامان مہیا کرنے کے جو آرڈر دیئے تھے ان کی مالیت ۴۷ کروڑ ۲۹ لاکھ تھی۔ لیکن اس سال یعنی ۵۷ء میں اس وقت تک فوجی سامان کے جو آرڈر برطانیہ کو دیئے جا چکے ہیں ان کی مالیت ایک ارب ۲۳ کروڑ ۴ لاکھ روپے بنتی ہے

مغربی جرمنی سے اسرائیل کیلئے امداد طلبی

تل ابیب ۱۹ دسمبر۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ مغربی جرمنی کے ایک اعلیٰ اسرائیلی حاکم کا دورہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ البتہ اس سے اسرائیل کے اس ارادے پر کوئی اثر نہیں پڑیگا کہ وہ مغربی جرمنی سے فوجی امداد حاصل کرے

مقبوضہ کشمیر حکومت کا تردیدی اعلان

نئی دہلی ۱۹ دسمبر مقبوضہ کشمیر کی بخشی حکومت کے محکمہ اطلاعات کے دہلی والے دفتر کی جانب سے اس اطلاع کی تردید کی گئی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی کابینہ نے شیخ عبداللہ کی رہائی کا فیصلہ کل رات کیا تھا۔

اس تردیدی اعلان میں اطلاع کے اس بنیادی حصے کی تردید نہیں کی گئی۔ جو شیخ عبداللہ کی رہائی کے متعلق ہے۔

دولت مشترکہ کے ممالک اپنے جھگڑوں کے تصفیہ کے لئے ادارہ قائم کریں
پارلیمنٹری کانفرنس میں پاکستانی مندوب کی تقریر

کراچی ۱۹ دسمبر پاکستان کی قومی اسمبلی کے رکن مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے دولت مشترکہ کی پارلیمنٹری کانفرنس میں جو انہی دنوں دہلی میں ہوئی تھی۔ یہ تجویز پیش کی۔ کہ دولت مشترکہ کے ممالک ایک ایسی تنظیم قائم کریں۔ جس کے ذریعے وہ جھگڑے اور اختلافات دور کئے جا سکیں۔ جو ان ملکوں کے آپس میں پیدا ہوں۔

مسٹر کھوڑو نے اس تقریر میں تخفیف اسلحہ پر بھی زور دیا۔ اور کہا کہ جن چھوٹے ملکوں کو اپنے دفاع کے لئے بہت بڑی رقوم اسلحہ پر خرچ کرنی پڑتی ہیں۔ انہیں تخفیف اسلحہ کے اقدامات سے بے حد خوشی ہو گی۔

موصوف نے اس تقریر میں کمیونسٹ چین کو بھی اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا اس سے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلحہ بندی کا مقابلہ ختم کرنے اور پائدار امن کے قیام کے لئے کافی مدد ملے گی

مسٹر کھوڑو نے معاہدہ بغداد اور جنوب مشرقی ایشیائی دفاعی تنظیم پر بھارت اور کمیونسٹ حلقوں کے اعتراضات کی پُرجوش تردید کی۔ اور کہا کہ یہ معاہدے خالصتہً دفاعی نوعیت کے ہیں۔ اور پاکستان کسی بھی ملک کے خلاف جارحانہ ارادے نہیں رکھتا انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا۔ کہ آخر کار مشرقی وسطیٰ کے سارے ممالک اپنے تحفظ اور سلامتی کے لئے معاہدہ بغداد جیسی کا اگ تنظیم ہی کی آغوش میں پناہ لیں گے۔

موصوف نے اس کانفرنس میں تجویز پیش کی۔ کہ اقوام متحدہ کے منشور میں ترمیم کی جائے اور اس عالمی ادارے کی رکنیت کو ہمہ گیر کر دیا جائے۔ انہوں نے اس تجویز کی حمایت کی کہ حفاظتی کونسل کے پاس اپنی ایک فوج ہونی چاہیئے۔ جو اپنے فیصلے منوا سکے۔ اور دنیا کے کسی بھی فساد زدہ علاقے میں قیام امن پر قادر ہو۔

چینی طلباء کے لئے کمیونزم کا لازمی نصاب

ہانگ کانگ ۱۸ دسمبر پیکن ریڈیو نے یہ اطلاع نشر کی ہے۔ کہ کمیونسٹ چین میں یونیورسٹی کے سارے طلباء کو اب ایک سال تک ایک خاص کورس لینا پڑے گا۔ ان کلاس میں یہ تعلیم دی جائے گی۔ کہ عوام کے مختلف طبقوں کے مسائل کو ہم آہنگ کس طرح کیا جائے۔ سرکاری اعلان میں اس نصاب کی غرض یہ بتائی گئی ہے۔ کہ طلباء کے نظریات کو نئی شکل دی جائے۔ تاکہ ان کے اشتراکی شعور میں اضافہ ہو۔

اعلان

میرے داماد قریشی عبدالوحید اور اس کی بیوی کی بعض ایسی باتوں سے جن میں منافقت پائی جاتی ہے پہلے بھی میں سخت بیزاری کا اظہار کر چکا ہوں اب میں نے اس کی ایک تحریر دیکھی ہے جس میں اس نے بعض مومنوں پر گندہ اتہام لگایا ہے۔ اس لئے میں اور میری بیوی اور میرے بچے اس کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اس نے جماعت میں فتنہ پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ ہم اس بات کا بذریعہ اعلان ہذا اقرار کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی قریشی عبدالوحید صاحب اور اس کی بیوی سے رشتہ داروں والا اور دوستانہ سلوک نہیں رکھے گا۔ چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو علم ہے کہ میں حضور کا پرانا خادم ہوں۔ اس لئے میں آئندہ بھی کسی قیمت پر اپنے ایمان کو ایسے لوگوں سے تعلق رکھ کر خراب نہیں کر سکتا۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

(خاکسار محمد یامین تاجر کتب وادیہ و بچگان۔ ربوہ)

۱۹/۱۲/۵۶

استقبالیہ تقریب میں محترم چوہدری محمد ظفراللہ خانصاحب کے ارشادات

(بقیہ صفحہ اول)

کر سکیں گے۔

سفیر کی فرض شناسی

بیرونی ملکوں میں پاکستان کی پبلسٹی کے ضمن میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہالینڈ میں جہاں سال کا اکثر حصہ میں مقیم رہتا ہوں پاکستان کو ایک ایسے سفیر کی خدمات حاصل ہیں۔ جن کی فرض شناسی ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ بیگم لیاقت علی خاں جو آج کل ہالینڈ میں سفیر ہیں۔ غالباً ہالینڈ کی ملکہ کے بعد وہاں سب سے زیادہ معروف شخصیت ہیں۔ وہ اکثر کثرت سے مختلف حلقوں، اداروں اور انجمنوں وغیرہ میں جاکر پاکستان کے متعلق تقریریں کرتی ہیں کہ وہاں قریب قریب ہر حلقے اور ہر طبقہ خیال کے لوگ پاکستان اور پاکستانی سفیر کے نام سے واقف ہیں۔ اور پاکستان کے معاملات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

اس موقع پر حاضرین میں سے بعض نے ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے طریق کار اور دائرہ عمل کے متعلق بھی آپ سے سوالات کئے جن کے آپ نے تفصیل کے ساتھ جواب دئے جو کئی لحاظ سے معلومات میں اضافے کا موجب ہوئے۔ یہ اہم اور مفید مجلسی جو مذاکرہ علمیہ کا رنگ لئے ہوئے تھی۔ ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی اور حاضرین کے لئے ازدیاد علم کا موجب ثابت ہوئی۔

بقیہ صفحہ ۵

منہا تخرجون اور دوسری جگہ فرماتا ہے منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ۔ ان دونوں آیتوں کے ہر جملے میں فیہا اور منہا کو پہلے رکھ کر اسباب پر زور دیا گیا ہے۔ کہ انسان کی زندگی کا دائرہ صرف اسی زمین تک ہی محدود ہے انسان ان زمینی لوازمات سے الگ ہو کر یا جسمانی لحاظ سے ان لوازمات سے فائدہ نہ اٹھا سکنے کی صورت میں کبھی زندہ نہیں رہ سکتا۔

(واللہ اعلم بالصواب)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴